



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں پچیس سال کا ایک نوجوان ہوں اور اللہ کے احکام کا پابند۔ میرے کچھ قیمتی بھائی بھی ہیں اور اکثر و بیشتر ہمارا گزارا خیر لوگوں کی خیرات پر ہے۔ میں جہاد کے لیے افغانستان بھی گیا اور وہاں تین سال تک رہا، اب میں واپس آیا ہوں تو مجھے ایک کام کی پیشکش ہوئی ہے لیکن میرا دل کام کرنے اور دوسروں کے احکام کی پابندی کرنے کو نہیں چاہتا۔ سوال یہ ہے کہ اگر میں کوئی کام نہ کروں تو کیا مجھے گناہ ہے؟ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں اپنے بھائیوں کے مال کو لیکر اس سے اپنے دوستوں کی مہمان نوازی کروں؟ امید ہے کہ شافی جواب عطا فرمائیں گے کیونکہ میرے علاوہ یہ مسئلہ کئی اور نوجوانوں کا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: آپ کو چاہیے کہ آپ رزق کمائیں اور اپنی اور اپنے بھائیوں کی بھی ضروریات کو۔۔۔ اگر وہ خود رزق کمانے سے قاصر ہوں۔۔۔ پورا کریں، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((الساعي على الارملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله)) (صحیح البخاری، الادب، باب الساعي على الارملة، ج: ٦—٦ و صحیح مسلم، الزہد، باب فضل الاحسان الى الارملة والمسكين والیتیم، ج: ٢٩٨٢)

”بیوہ اور مسکین کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔“

((وكانت اثم لايفتر وكالصائم لايفطر)) (صحیح مسلم، الزہد، باب فضل الاحسان الى الارملة والمسكين والیتیم، ج: ٢٩٨٢)

”وہ اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو بھی کتابت محسوس نہ کرے اور اس روزے دار کی طرح ہے جو بھی روزے کا نفاذ نہ کرے۔“

آپ کے لیے یہ حلال نہیں کہ اپنے اور اپنے مہمانوں پر خرچ کرنے کے لیے اپنے قیمتی بھائیوں کے مال کو استعمال کریں الا یہ کہ آپ عاجز و قاصر ہوں کہ کچھ کمانہ سکیں یا آپ کے بھائی بڑے ہو کر سمجھ دار ہو جائیں اور آپ کو اپنا مال استعمال کرنے کی اجازت دے دیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 249

محدث فتویٰ